قازقستان سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعدازاں قازقستان سے آنے والے وفد نے شرف ملاقات پایا۔

☆......قازقستان سے مذہب کے ایک معروف پروفیسر Artimev (آرتی میو) صاحب جلسہ پر آئے تھے۔ انہوں نے جلسہ کے تمام انتظامات کو انتہائی شاندار قرار دیا اور مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار کو سراہا۔ موصوف نے کہا: حضور انور کے خطابات خصوصاً لجنہ کی طرف ہونے والا خطاب وقت کی اہم ضرورت تھی۔ نیز موصوف ازراہ مذاق کہنے لگے کہ شکر ہے میری اہلیہ میرے ساتھ نہیں اور انہوں نے اس خطاب کو نہیں سنا۔

موصوف نے کہا: جلسہ کی تقاریر کا معیار اچھا تھا۔ پسند آئیں۔ موصوف نے ملاقات کے دوران ایک تجویز تصویری نمائش کے حوالہ سے دی کہ اس نمائش میں سے منتخب تصاویر کو ایک کتابی شکل میں لایا جائے جو مختلف لوگوں کو پیش کی جاسکے۔

موصوف نے اس بات پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ حضور انور نے ان کی تجویز کو پسند کیا۔

موصوف نے ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کی تقریر کو خاص طور پر پسند کیا اور ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی خواہش بھی کی جو کہ پوری کر دی گئی۔

موصوف نے ایک تجویز یہ بھی پیش کی کہ رشیا کی کسی ریاست میں ایک سیمینار کا انعقاد ہونا چاہئے جس میں حکومتی اراکین، ایجنسیز کے لوگ علماء اور پریس اور میڈیا کے لوگ شامل ہوں اور وہاں احمدیت اور اسلام کی پُر امن تعلیم کے حوالہ سے بتایا جائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: آپ آرگنائز کریں اور پلیٹ فارم مہیا کریں۔ ہم آکر بتا دیں گے اور خرچ بھی ہم کرلیں گے۔ لیکن پہلے سارا جائزہ لیا جائے کہ کس حد تک ایسے سیمینار کا انعقاد ممکن ہے۔

پروفیسر صاحب نے ایک تجویز یہ بھی پیش کی کہ جو غیر جانبدار محقق ہیں ان کے لٹریچر میں بھی جماعت کا ذکر آنا چاہئے۔ اس بارہ میں کوشش کرنی چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اس تجویز کا بھی جائزہ لے کر بتائیں۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ایک رشین مصنف نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارہ میں ایک کتاب لکھی تھی۔ اس میں بھی جماعت کا ذکر کیا ہے۔

یہ ملاقات ایک بجکر پچپن منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مہمان موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔